تحریر : ڈاکٹر سید مبین اختر
کالم : ذہن کی دنیا

بیٹی کو اتنا مارتی ہے کہ خون نکل آتا ہے

سچی کہانی فرضی نام کے ساتھ

ہر ماں کی طرح ثمرہ کو بھی اپنے بچے سے بہت پیار تھا، اس کی دن اور رات کی محنت سے وہ ڈیڑھ سال کی عمر تک پہنچا۔ اور پھر بیمار ہوگیا۔ ایسا بیمار ہوا کہ بچ نہ سکا اس کی موت کے بعد سے وہ ہر وقت روتی رہتی تھی۔ قبرستان چلی جاتی، اداس رہتی، غمزدہ ماں ابھی خود کو سنبھال نہ پائی تھی کہ باپ کا انتقال ہوگیا۔ ابھی بچے کا دکھ نہ بھول پائی تھی کہ باپ کا غم مل گیا۔ اب تو اُسے اور زیادہ رونا آتا۔ مایوسی بڑھتی گئی۔ اِسے اپنے بہن بھائیوں سے بھی بہت محبت تھی۔ چھوٹی بہن سسرال میں خوش نہ تھی۔ ثمرہ اس کے بارے میں سوچ کر بھی دُکھ کرتی اور پھر اسے طلاق ہوگئی۔ ثمرہ کو اس بات کا بھی دکھ ملا۔ اب وہ ہر چھوٹی بڑی بات پر پریشان ہوجاتی، سر میں شدید درد رہتا۔ چیزیں رکھ کر بھول جاتی۔ رونا بہت جلدی آجاتا۔ دماغ سُن محسوس ہوتا۔ کوئی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ہر بات بری لگتی۔ اب اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں وہ ان پر غصہ کرتی۔ انہیں مارتی پیٹتی۔ اس دوران اس کا غصہ بھی بہت بڑھ گیا تھا۔ وہ لڑائی جھگڑا کرنے سے گریز نہیں کرتی۔ گھر میں کوئی مہمان آجاتے تو انہیں بھی بُرا بھلا کہتی اور اس سے لڑتی۔ ان کے بچوں سے بھی برا سلوک کرتی۔ ذرا سا شور وغل برداشت نہیں ہوتا۔ بچوں کی شرارتوں پر انہیں اس طرح مارتی کہ خون نکل آتا۔ یعنی تشدد سے کبھی گریز نہ کرتی اور پھر بعد میں احساس ہوتا کہ میں نے ایسا کیوں کیا۔

پہلی مرتبہ اپنی بڑی بہن کے ساتھ آئی تھی انہوں نے بتایا کہ اسے غصہ بہت زیادہ آنے لگا ہے اور غصہ میں لڑے نہ تو چین سے نہیں بیٹھتی۔ اور گھر کے کسی کام سے اس کو مطلب نہیں۔ اگر کبھی کچھ پکاتی تو بھول جاتی ہے مثلاً کھانا چولہے پر رکھ کر بھول جانا۔ یہ کہتی ہے میرا کوئی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔

کبھی کبھار مرنے کی خواہش کا اظہار کرتی ہے۔ خاص طور پر کسی وقت جب زیادہ پریشان ہوتی ہے تو موت کا ذکر کرتی ہے۔ اس نے کھانا

پینا کم کردیا ہے۔ دُبلی ہوتی جارہی ہے۔فارغ بیٹھی پتہ نہیں کیا سوچتی رہتی ہے۔ میں اس سے کہتی ہوں کہ تم شکر کرو تمہارے شوہر مزاج کے اچھے ہیں۔تمہارا غصہ برداشت کرتے ہیں۔وہ تم سے نہیں لڑتے جھگڑتے اور سمجھتے ہیں کہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں۔تمہیں خاندان میں سب سے ملواتے ہیں۔ ہر جگہ لے کر آتے جاتے ہیں۔لیکن ثمرہ پر بہن کی باتوں کا کیا اثر ہوتا وہ تو ذہنی مرض ''یاسیت'' کا شکار تھی۔اور بچپن سے ہی اس کے رویّہ سے ذہنی مرض کی علامات ظاہر ہورہی تھیں۔جب وہ 8 سال کی تھی تو ہاتھ پیر بہت دھوتی تھی۔ضد بہت کرتی تھی۔اگر کوئی اسے چھو لے تو فوراً کپڑے بدلتی، اور ناراض ہوجاتی۔اسکول نہیں گئی ان کے خاندان میں لڑکیوں کو اسکول نہیں بھیجا جاتا تھا۔پھر اس نے گھر میں ہی دینی تعلیم حاصل کرلی۔اور گھر کے کام وغیرہ کرنے لگی۔والدین سے بہت محبت کرتی تھی وہ بھی اس کے ساتھ نرمی سے پیش آتے۔جب ثمرہ کی عمر 16 سال ہوئی تو گھر والوں نے اپنی مرضی سے اس کی شادی کردی۔لوگ اپنے ہی خاندان کے تھے۔شوہر اس کا بہت خیال کرتے ہیں حالانکہ اس وقت وہ ذہنی مرض کا شکار ہے اور معمولات زندگی انجام دینے سے دور ہوگئی ہے۔بچوں کے ساتھ بھی بُرا رویہ ہے۔اس کے خاندان میں نفسیاتی مرض ہے۔ والدہ اور بڑی بہن بھی یاسیت (Depression) کا شکار رہ چکی تھیں۔

حالات وواقعات جن کا ثمرہ کو سامنا ہوا تکلیف دہ تو تھے۔لیکن ذہنی مرض تو اسے ورثے میں ملا تھا اور بچپن میں بھی یہ عام بچوں سے مختلف رویے کا اظہار کرچکی تھی۔مثلاً بار بار ہاتھ دھونا، پانی کا استعمال زیادہ کرنا، گندگی کا احساس زیادہ کرنا اور اگر دوسرے بات نہ کریں تو غصہ اور بد مزاجی سے پیش آنا وغیرہ۔اس وقت اس کے رویے پر کسی نے توجہ نہ دی۔

اس کی بیماری کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کی گئی اور اسکے خاندان کے بارے میں بھی معلوم ہوا کہ ذہنی مرض موجود ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی جائزہ لیا گیا کہ آج کل وہ کس طرح کے حالات کا شکار ہے۔

علاج کے ابتدائی ہفتوں میں ہی ثمرہ کے رویے میں بہتری آگئی۔غصہ اور اداسی میں بھی کمی آگئی۔

اپنے مسائل اور ذہنی امراض کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں:

کراچی نفسیاتی ہسپتال، ناظم آباد نمبر 3، کراچی